(For Final) پاکستان سٹڈیز نوٹس

پاکستان میں آئینی ارتقاء:- (ارتقاء یا نشرونما)

پاکستان میں آئینی نشرونما تین طرح کا ہے۔

۱۔ سیاسی نشرونما:-

اس سے مراد یہ ہے کہ سیاسی لحاظ سے نمائندے اتنے سمجھدار ہو جائے کہ وہ جمہوریت کے دائرے میں رہ کر اور اخلاق سے تو ہی فرائض سرانجام دیں۔ وہ ایک دوسرے پر غلط الزامات نہ لگائیں۔ ایک دوسرے کو چور اور ڈاکو نہ کہیں۔ جب بھی انتخابات ہو جائے تو جو ہارا وہ اپنی ہار کو تسلیم کرے۔ جو جیتا اسے چاہیئے کہ عوام نے ان پر اعتماد کیا لہذا ایسے کام کرے جس سے عوام اور حکومت اور اسلام تینوں کو فائدہ ہو۔ حکمران اور عوامی نمائندے ایسے ہونے چاہیئے جو اپنے عوام سے کام لینا جانتی ہو۔ تب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ملک کے آئین میں جو سیاسی نشرونما ہے وہ پیدا ہو چکی ہے۔

۲۔ سماجی نشرونما:-

اس سے مراد یہ ہے کہ جو حکمران اور عوامی نمائندے جن کو عوام نے منتخب کیا ہے وہ کرپشن نہ کرے، چوری اور دوسرے کام جن سے ملک اور عوام کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس کو روکے۔ اپنے پیسوں کو ملک میں ہی خرچ کرے اور دوسرے ملکوں کے بینکوں

Scanned by CamScanner

میں اپنے پیسے جمع نہ کرے۔ اپنی ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دے تو اپنے ملک میں خوشیوں اور امن کا بول بالا ہوگا۔ ملک بھی معاشی ترقی کرے گا اور عوام بھی خوش ہونگے۔ اگر اس کے برعکس ہوا تو ملک کا امن تباہ ہوجائے گا اور ملک خانہ جنگی کا شکار ہوجائے گا۔

(۳) معاشی نشو ونما:

اگر حکمران اور دوسرے بڑے ادارے اور وہ لوگ جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہے اگر وہ لوگ چوری نہ کرے کرپشن اور دیگر جرائم روکیں۔ عوام کو ان کا حق دے۔ ہر کام میرٹ پر ہو۔ اپنے عوام سے کام لیں۔ کسی کو بغیر کام کے نہ چھوڑا جائے۔ زیادہ سے زیادہ مصنوعات تیار کرے۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ انڈسٹریاں اور کارخانے لگائیں۔ جن میں اپنے ہی ملک کے لوگ کام کرے تو آئینی لحاظ سے ملک معاشی ترقی کرے گا۔ اور ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

اہمیت: یہ تینوں نشو ونما ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہے۔ اگر اس میں ایک بھی قابل عمل تو سارا نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار بن جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

آئین: یہ قاعدے اور قوانین کا ایک ایسا نظام ہے جس کے ذریعے ملک کو چلایا جاتا ہے۔

"یا"

اعلیٰ قوانین جو کہ ایک مجموعے کی شکل میں ہوتی ہے جس کی پیروی کرنا ہر اس انسان کیلئے ضروری ہوتا ہے جو اس ملک میں رہتا ہے۔

قانون: (law)

وہ قاعدے و قوانین جو ملک میں یکسانیت کیلئے ہوتی ہے۔

ضرورت:-

کسی بھی ملک کا جو قانون ہوتا ہے وہ اس لئے بنتا ہے تاکہ ملک میں امن قائم ہو۔ تمام لوگ قانون کی نظر میں برابر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی امیر آدمی کسی قانون کو توڑے تو اس کیلئے بھی وہی سزا ہو جو غریب کیلئے دی جاتی ہو۔ معاشرے میں غریب لوگ بھی ہوتے ہیں اور امیر بھی۔ اسطرح یہ ہر قسم کے لوگ۔ ان تمام لوگوں کو تحفظ دینا اور ان کے افعال کو یکساں لینا یعنی دونوں قانون کی نظر میں برابر ہونا ان کے اعراض میں یہ آئین اور قانون ملک کیلئے ریڑھ کی ہڈی جیسی کردار ادا کرتی ہے اگر آئین اور قوانین پر لوگ عمل کرے تو ملک میں امن، سلامتی اور ترقی ہوگی۔ اسطرح اگر ان کا پاس نہ رکھا جائے اور امیر کیلئے الگ

Class No: Session: Semester
Subject: Paper:
Section: Date

اور غریب کیلئے الگ قانون ہو تو پھر ملک میں جنگل کا قانون بن جاتی ہے یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ جو کہ ملک کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

بقول

قانون ایک حکم ہے جو حکمرانوں سے عوام پر لگائی جاتی ہے۔ اور عوام کو یہ ماننا پڑتا ہے ورنہ سزا دی جاتی ہے۔

لیکن اس تعریف پر اسے گرفتار کیا گیا کیونکہ اگر قانون غلط ہو یا ایسا کام کرنے کو کہے جو غلط ہو تو اس کو نہ مانا جائے۔

اس طرح ہمارے آئین بھی مختلف قسم کے قوانین ہے جیسے محمڈن قوانین جس میں شادی بیاہ کے قوانین ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

آئین ایک سپریم قوانین ہے کیونکہ یہ ہم کو بتاتی ہے کہ انتظامیہ کی طاقت، مقننہ کی طاقت اور عدلیہ کی طاقت کے بارے میں۔
یہ مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات کو تقسیم کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

انتظامیہ:-
وہ قانون جو مقننہ نے بنائی ہے اس کو ملک میں
نافذ کرنا اور اگر کوئی اس پر عمل نہ کرے اور اسکو توڑے تو اس
کو گرفتار کرکے عدلیہ کے سامنے لائے۔

مقننہ:-
یہ ادارہ ملک کیلئے قاعدے اور قوانین بناتے ہیں

عدلیہ:-
جو قانون کی پاسداری نہ کرے اس کو سزا دلانے کا کام عدلیہ
کا ہے۔ عدلیہ صرف سزا سناتا ہے پھر اس کو انتظامیہ کے حوالے
کر دیتا ہے۔

(نوٹ) مقننہ ہر قسم کا قانون بنا سکتا ہے لیکن ~~قانون~~ آئین کی
رو سے وہ اسطرح قانون نہیں بنا سکتی جو اسلام کے منافی ہو۔

اپیلٹ کورٹ:-
ہمارے ملک میں دو قسم کے کورٹ ہیں۔
1. ہائی کورٹ
2. سپریم کورٹ۔
اس طرح اگر ہائی کورٹ کوئی فیصلہ سنا دیں اور وہ
اس فیصلے پر خوش نہیں ہے تو وہ سپریم کورٹ کی طرف رجوع

اور فیصلے پر نظر ثانی کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔ اس کو اپیلٹ کورٹ کہا جاتا ہے۔

آئین کس طرح بنتا ہے؟

جب کوئی ملک وجود میں آتا ہے تو سارے ملک سے بزرگوں کا ایک اجلاس بنا بلایا جاتا ہے تاکہ ملک کیلئے کوئی آئین بنایا جا سکے۔ اس کو جرگہ بھی کہا جاتا ہے۔
یہ طریقہ سب سے پہلے امریکہ میں 1789ء سے شروع ہوا۔

فوائد:-

اس طرح کا جو آئین بنتا ہے وہ سستا اور کم وقت میں تیار ہوتا ہے۔
← آئین بننے کے بعد یہ کمیٹی خود بخود ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ان کا کام ہوتا ہے آئین بنانا۔
← پاکستان میں جب کوئی ایسی بات آتی ہے جس کا آئین جواب نہ دے سکے تو پھر ملک میں ریفرنڈم کرائی جاتی ہے جس میں عوام کی رائے سے پھر فیصلہ ہوتا ہے۔

کی طاقت ...

(۲) آئینی اسمبلی :-

جب کوئی نیا ملک وجود میں آتا ہے تو وہاں پر آئین بنانے کیلئے لوگوں کو منتخب کرنے کیلئے انتخابات ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو انتخاب کیا جاتا ہے۔ ان کا کام ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کیلئے آئین بنائے جب آئین بن جاتا ہے۔ تو جو لوگ منتخب ہوتے ہیں۔ یہ کمیٹی ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس آئین کے مطابق الیکشن ہوتی ہے۔ اور اس آئین کو ملک میں نافذ کرتے ہیں۔ اس کو آئینی اسمبلی کا نام دیا گیا۔

(۳) پارلیمنٹ :-

اس طرح اگر پہلے سے آئین موجود ہو اور اس میں کوئی نئی بات ڈالنی ہو یا کسی چیز میں ترمیم کرنی ہو تو اسمبلی میں ایک قرارداد کی طرح پیش ہوتی ہے۔ اگر اس کے حق میں زیادہ ووٹ ملیں تو اس کو پھر آئین کے اندر ڈال دیتی ہے اور پھر وہ آئین کا حصہ بن جاتی ہے۔

اسطرح جب ملک میں مارشل لاء لگ جاتی ہے تو فوج "Provisional Constitution Order" (P.C.O) والے کہتے ہیں کہ کے تحت کوئی فیصلہ کرے۔ یہ فیصلہ اس وقت قابل عمل ہوگا۔ جب جج صاحبان اس پر دستخط کرے۔ وہ لے دے کر جج صاحبان کو اس پر دستخط کرنے پر راضی کر لیتے ہیں۔ اور

پھر سے اور آئین

ISLAMIA COLLEGE, PESHAWAR

Shift ____________

Name: .... Subject: .... Examiner's Award: ....

Class & Class No: .... Date: .... Signature: ....

اور پھر اسی بنیاد کے مطابق جس نے مارشل لاء لگائی
وہ قانون اور فیصلے کرتے ہیں۔

پاکستان کی پہلی آئینی اسمبلی کا قیام:

1945-46ء میں عام انتخابات متحدہ ہندوستان میں ہوئے۔
جس میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی سیٹوں میں 57/57 جیتی۔ اگر
پھر اس کے بعد 3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت ہندوستان
تقسیم ہوا۔ تو اسمبلی بھی دو حصوں میں تقسیم ہوئی۔

پاکستان کیلئے آئین بنانے کیلئے جو اجلاس منعقد ہوئی
اس میں 69 ممبرز نے شرکت کی پھر فیصلہ ہوا کہ اس کی تعداد
79 کی جائے۔ اور قائداعظم کو پاکستان کا پہلا گورنر جنرل
نامزد کیا گیا۔ اسمبلی کا یہ اجلاس 10، 11 اگست 1947ء کو
منعقد ہوئی تھی۔ اس اجلاس میں 1935ء ایکٹ میں کچھ تبدیلی
کرکے ملک میں عبوری آئین کے طور پر نافذ کیا۔

1945-46ء کی الیکشن میں جو مسلم ممبرز منتخب
ہوئے تھے۔ انکو یہ کام دیا کہ وہ ملک کیلئے آئین بنائے۔
کیونکہ یہی طریقہ ہے۔ لیکن انہوں نے کام چوری کا مظاہرہ
کرتے ہوئے آئین بنانے میں اتنی تاخیر کی کہ ملک کا پہلا
آئین 1956ء میں نافذ ہوئی۔

ان ممبرز کے بارے میں قائداعظم نے فرمایا تھا:
"تم مجھے کیا پتہ کہ میرے جیب میں جو سکے ہیں وہ کھوٹے ہیں۔"
وہ آئین بنانے میں تاخیر اس وجہ سے کر رہے تھے کیونکہ اگر وہ جلدی آئین بنائے تو وہ ختم ہو جاتے۔ یعنی ان کا کام صرف آئین بنانے تک کا تھا۔

آئین بنانے میں مشکلات:-

پاکستان کے آئین بنانے میں دو قسم کے مشکلات تھے۔

۱۔ آئین کا ساخت (Structure of constitution)

اس سے مراد یہ ہے کہ آئین وحدانی طرز کا ہوگا یا پارلیمانی طرز کا ہوگا۔ آیا آئین اس طرح بنایا جائے جس میں صوبے خودمختار ہو یا ایسا جس میں سارا اختیار مرکز کے پاس ہو۔

۱۹۴۹ء میں کچھ

۲: آئین کا (Nature of Constitution):-

اس سے مراد یہ ہے کہ آیا ملک میں اسلامی طرز کا آئین ہوگا یا سیکولر قسم کا۔ اگرچہ ۱۹۴۹ء میں کچھ اسمبلی کے ممبران چاہتے تھے کہ وہ سیکولر قسم کا آئین بنائے جس کی وجہ سے پاکستان کے عوام نے کراچی تا چترال احتجاج کیا۔
ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ملک اسلام کے نام پر بنے اور آئین

Scanned by CamScanner

غیر اسلامی ہو۔ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اس وقت کے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے بہت سے علماء سے مشورہ کیا اور ان کو بہت قیمتی قیمتی رائے ملے۔ جس کو انہوں نے ایک قرارداد کی شکل میں 12 مارچ 1949ء کو اسمبلی سے پاس کیا۔ جس کو قرارداد مقاصد کہا جاتا ہے۔

اگرچہ اس کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ آئین کیلئے ایک بنیاد فراہم کرے۔ لیکن اس کو آئین کا ابتداء میں شامل کیا جو قابل عمل نہیں ہوتا۔ اس کو بعد میں یعنی 1985ء میں آئین کا حصّہ بنا دیا گیا۔

جہانگیر ترین، میاں نواز شریف، یوسف رضا گیلانی جو نااہل ہوئے ہیں وہ قرارداد مقاصد کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔

قرارداد مقاصد کے اہم نکات:-

① ~~قرارداد~~ حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

② جس کے پاس کوئی اختیار یا عہدہ ہے یہ اللہ کی امانت ہے۔ جس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

③ جن لوگوں کو جمہوریت (یعنی ووٹوں) کے ذریعے سے منتخب کرتے ہیں وہی حکومت کو چلائے گے۔

④ جمہوریت، حکومت، معاشی انصاف اور دوسرے امور یہ سب اسلام کے مطابق ہوگے۔ اسلام کے خلاف نہیں ہونگے۔

Scanned by CamScanner

6) اقلیتوں کو مذھبی آزادی دی جائے گی.
5) عوام کی حقوق کی تحفظ دی جائے.
6) ایسی کوئی قانون نہیں بنے گی جو اسلام کے خلاف ہو.
7) عدلیہ آزاد ہوگی.
8) مذر بشن قسم کی حکومت ہوگی پاکستان میں.

اھمیت:-

1) قرارداد مقاصد نے آنے والے تمام آئینوں کو بنیاد فراھم کی.
(۲) یہ ایک معاہدہ قسم کا تھا عوام اور سیکولر لوگوں کے درمیان. کیونکہ عوام اسلام چاھتے تھے جبکہ سیکولر لوگ حکومت.
(۳) قرارداد مقاصد 1956ء 1962ء اور 1973ء سارے آئینوں کا حصہ رہا۔
(۴) 1985ء میں آرٹیکل 2A کی رو سے اس کو آئین میں شامل کیا گیا

← نااھل ہونا:-

اس قرار داد مقاصد کے ذریعے سے بہت ھی اعلی عہدیدار اور وزیر اعظم اور وزراء نااھل ہوئے۔

پرائم منسٹر یوسف رضا گیلانی کی نااھلی:-
پرائم منسٹر یوسف رضا گیلانی کو 19 جون 2012ء کو آرٹیکل 63G1A کے تحت نااھل کیا گیا تھا۔

Name: .... Subject: .... Examiner's Award: ....

Class & Class No: .... Date: .... Signature: ....

پس منظر:

اس واقعہ کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ مشرف نے 2007ء میں جن لوگوں، وزراء اور عہدیداروں کے پیسے اور کارخانے دوسرے ملکوں میں تھے اور ان پر مقدمات تھیں ان کو بند کیا گیا۔ جب زرداری کی حکومت آئی تو جسٹس افتخار حسین نے ان سے کہا کہ وہ سوئس حکومت کو خط لکھیں اور جن کے اثاثے اور پیسے باہر ہے ان پر مقدمات دوبارہ لگائی جائے۔ چونکہ ان میں زرداری بھی ملوث تھا۔ تو اس وجہ سے یوسف گیلانی خط نہیں لکھ رہے تھے۔ لہذا ان کو عدالت بلایا گیا۔ جب انہوں نے انکار کیا تو جسٹس افتخار حسین نے کہا کہ اپنی کرسی سے اٹھو وہ اٹھا پھر بولا بیٹھو وہ بیٹھا۔ اسطرح جب کوئی جج عدالت میں کسی کو اسیطرح سزا دیتا ہے تو وہ نااہل ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کو 40 دن کا وقت دیا گیا تاکہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ لیکن انہوں نے انکار کیا اور یوں جون 19، 2012ء کو نااہل ہوئے اور 63 A کے تحت امین نہ رہے پانچ سال کیلئے۔

نواز شریف کی نااہلی:

جون 2016ء کو نواز شریف پر پانامہ کے سکینڈل میں نام آیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نواز شریف

اور دوسرے لوگ جن کے پانامہ میں نام آئے تھیں۔ ان کی ایسی
ملک میں آف شور کمپنیاں ہیں۔ جہاں پہ ان کا اثاثہ محفوظ
اور ٹیکس فری ہے۔ لہذا انہوں نے فیصلہ کیا کہ عدالت ان کا فیصلہ
کرے گی۔ عدالت نے پانچ ججوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی (J.I.T)
انہوں نے عدالت میں پیشی کے دوران کیا کہ ان کا کمپنیاں ریاض
سعودی عرب اور قطر میں ہیں۔ یہی وجہ تھی جو اس کے سب سے
پہلی غلطی تھی۔
جب اس سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کے کارخانے
میں ڈائریکٹر ہے تو جب وہاں دیکھا تو انہوں نے ایک مہینے کی
بھی تنخواہ نہیں لی۔ تو Black dictionary کے ایک مضمون کی بنیاد
پر ان کو گرفتار کیا گیا۔ لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ بلیک
ڈکشنری میں ایسا مضمون موجود نہیں ہے یعنی اگر آپ کسی جگہ نوکری
یا ملازمت کرے اور وہاں سے تنخواہ نہ لیں تو یہ ایک جرم ہے۔ تو
انہوں نے بلیک سریز" سے اس کی مضمون لی اور گرفتار کیا گیا۔
اور ساتھ ہی آرٹیکل "62IF" کے تحت ان کو مکمل یعنی
نااہل قرار دار دیا گیا۔ لیکن ساتھ میں یہ نہیں کیا کہ کتنے وقت
کے لئے۔ چوہدری نثار نے اس کو 28 July 2017ء کو ہوا تھا
نااہل قرار دیا گیا۔

آئین بنانا:-

20 مارچ 1949ء بنیادی اصولی کمیٹی نے (Basic Principle Committee)
کو آئین بنانے پر کام شروع کیا۔ اس کے 20 ممبر تھے۔

اس کمیشن کے دو کام تھیں۔
۱۔ آئین کو بنانا۔
۲۔ پھر اس کو اسمبلی میں پیش کرنا تاکہ یا تو اسے منظور یا نامنظور

BPC نے ایک رپورٹ ستمبر 1950ء میں پیش کیا۔
جس کو ایسٹ اور ویسٹ پاکستان دونوں نے مسترد کیا۔
۔ اس رپورٹ میں یہ تھا کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے
نمائندوں کی تعداد ایک جیسی ہوگی۔

ایسٹ پاکستان کا موقف:
انہوں نے اس وجہ سے نامنظور کی کیونکہ اس وقت ان
کی آبادی ہم سے زیادہ تھی۔ یعنی اس وقت ان کی آبادی 11
کروڑ تھی جبکہ ہمارا 7 کروڑ تھی۔

مغربی پاکستان کا موقف:
مغربی پاکستان نے اس کو اس وجہ سے مسترد کیا کیونکہ
ان کے بقول ان میں قرارداد مقاصد کا کوئی اصول سے یہ
رپورٹ نہیں ملتا۔ یعنی جو نکات قرارداد مقاصد میں ہے
ان میں ایک کا بھی ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ مغربی پاکستان کے بقول
اس میں اسلامی ریاست کا نام تک نہیں نہیں تھا۔ B.P.C کے ممبرز نے پھر
کہا کہ کونسا اسلام یعنی شیعہ والا اسلام، وہابی والا اسلام، بریلوی

دار الاسلام - وہ چاہتے تھے کہ ملک میں قوم واریت پیدا ہو جائے تو تب ہم کہیں گے کہ آپ سب لوگ چھپ جائے ہو جائے ہم آپ کیلئے آئین بنائے ہیں اور اس میں ہم من مانیا کریں گے۔ اور اسلامی آئین کے مقابل میں سیکولر آئین یہ لوگ بنا پاتے۔ لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔

لیاقت علی خان کی قتل :-

:: 16 Oct 1951

لیاقت علی خان ایک بہادر انسان تھے۔ انہوں نے روالپنڈی میں عوام کے سامنے خارجہ پالیسی کے بارے کہا کہ کشمیر کے معاملے میں امریکہ انڈیا کا ساتھ دے رہا ہے اور ساتھ انہوں نے مکے بنا کر امریکہ اور بھارت کو خبردار کیا کہ پاکستان ذور سے کشمیر کو بھارت سے لے گا۔ جس سے امریکہ کو غصہ آیا اور انہوں نے لیاقت علی خان کو مارنے کیلئے ایک آدمی جو کہ افغانستان سے آیا تھا اکبرخان کو لیاقت کو مارنے کیلئے بھیجا۔ جب وہ لوگوں کو سامنے خطاب کر رہا تھا۔ تب اکبرخان نے ان کو گولی مار کر شہید کیا۔ اور پھر اس کے گارڈ نے اس شخص کو قتل کیا گیا۔

یہ اس واقعہ کا پس منظر کچھ یوں ہے۔ کہ لیاقت علی خان نے 1949ء میں امریکہ کا دورہ کیا۔ جس میں مذاکرات کے دوران یہ طے پایا گیا کہ امریکہ پاکستان کی کشمیر کے سلسلے میں مدد کرے گی۔ جبکہ پاکستان امریکہ کا یہ کام کرے

Scanned by CamScanner

Name: .... Subject: .... Examiner's Award: ....

Class & Class No: .... Date: .... Signature: ....

کہ وہ روس کے خلاف امریکہ کی مدد کرے گا۔

لیکن دو سال بعد پاکستانی قائدین کو معلوم ہوا کہ وہ

تو ہمارے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں۔ اور پیٹھ پیچھے وہ بھارت

کا ساتھ دے رہے ہیں۔ تو ان کو اپنا خارجہ پالیسی پر نظر

کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لہذا لیاقت علی خان نے عوام کے

سامنے امریکہ اور بھارت کو خطرے کی گھنٹی بجنے کا اشارہ دیا

لہذا ان کو قتل کر دیا گیا۔

اور اکبر خان (قتل کرنے والا) کو امریکہ اور بھارت نے یہ

بتایا کہ آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا بس صرف ان کو گولی مار دو

جبکہ گارڈ (لیاقت علی خان) کے ان کو بتایا کہ اگر کوئی

آپ کے لیڈر پر وار کرے تو وہ زندہ بچ نہیں جانا چاہئیے

اور آپ بہادر سمجھے جائیں گے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ کوئی

گواہ باقی نہ رہے۔ جو اس میں کامیاب ہوئے۔

پاکستان کا دوسرا گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین

جو مشرقی پاکستان سے تعلق رکھتے تھے۔ لیاقت علی خان

کی وفات کے بعد وہ پاکستان کا وزیر اعظم بنا۔ کیونکہ

1935ء انڈیا ایکٹ کے تحت وزیر اعظم کے پاس زیادہ اختیارات

ہوتے ہیں بنسبت گورنر جنرل کے۔

Scanned by CamScanner

انہوں نے غلام محمد کو تیسرا گورنر جنرل بنایا جو ان کے دوست بھی تھے۔
اس وقت آرمی چیف ایوب خان تھے۔ ایوب خان اور غلام محمد دونوں امریکہ کی طرف داری کرتے اور امریکہ کو اہمیت دیتے تھے۔
امریکہ نے ان دونوں سے کہا کہ آپ کا پرائم منسٹر سیاسی ہے تو مسجد میں جاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔ کیونکہ امریکہ کو ایسا پرائم منسٹر چاہیئے جو ان کی بات کو سنے اور زیادہ مذہبی نہ ہو۔ تو ان دونوں نے کہا کہ کیا کیا جائے۔ تو امریکہ نے کہا کہ ان کو ختم کر دو۔ تو انہوں نے کہا کیسے؟ امریکہ نے کہا ملک میں بحران پیدا کرو۔
تو ان دونوں نے سرمایہ داروں سے کہا کہ گندم کو محفوظ کر دو تاکہ اس کی قلت آ جائے۔ ایسا ہی ہوا ملک میں گندم کی سخت قحط پڑ گئی۔ عوام نے وزیر اعظم سے احتجاج کیا کہ وہ ہمارے لئے گندم کی بندوبست کرے۔ ایوب خان اور غلام محمد نے وزیر اعظم کو مشورہ دیا کہ وہ امریکہ سے مدد مانگے۔ اس دور میں امریکہ میں اتنی گندم پیدا ہوگئی تھی کہ وہ سمندر میں ڈال دیتا اور دوسرے ممالک کو بھی دیتا۔ لہذا وزیر اعظم نے امریکہ سے مدد مانگ لی۔ اور امریکہ نے کہا کہ ہم آپ کو ۲ ہفتوں میں گندم بھیج دیں گے۔ لیکن انہوں نے نہیں بھیجی۔ اور وزیر اعظم کو یوں عوام کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔

Scanned by CamScanner

اس کے بعد اپریل 1953ء میں احمدی (قادیانی)
نے لاہور میں جلسہ کیا۔ چونکہ یہ لوگ حضورؐ کی شان میں
گستاخی کرنے والے ہیں۔ لہذا وزیراعظم نے لاٹھی چارج کا حکم دیا
اور ان کو بھگا دیا۔ اس کے بعد جب نبیؐ کے پیروکار
لاہور میں جلسہ کرنے والے تھے۔ تو لاہور کو بند کیا اور کرفیو
نافذ کیا۔ جس سے عوام میں یہ غلط فہمی پھیلی کہ وزیراعظم
قادیانی ہے یہ بھی امریکہ کا ایک پلان تھا۔ اور امریکہ نے وزیراعظم
پر الزام لگایا کہ انہوں نے اقلیتوں یعنی قادیانیوں سے برا سلوک
کیا۔

لہذا گورنر جنرل غلام محمد نے ان دو واقعوں کا بہانہ بنا کر
وزیراعظم اور ان کی کابینہ کو ختم کیا۔ وہ یہ ختم نہیں کرسکتے
تھے لیکن وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے کوئی ایکشن لیا اور نہ عدالت
گئے۔ لہذا وہ اپنے عہدے سے ہاتھ دھو بیٹھے اور وہ سمجھتے تھے
کہ اب عوام ان کا ساتھ نہیں دے گی کیونکہ عوام ان کو احمدی
سمجھتے تھے۔ لہذا وہ چپ ہو کر مستعفی ہو گئے۔

اس کے بعد تیسرا وزیراعظم امریکہ کی پسند کے مطابق
محمد علی بوگرا منتخب ہوئے۔ یہ امریکہ کے اتنے حمایتی تھے۔ کہ
جب اپنی تقریر شروع کرتے تو شروعات
The Great Ameria سے کرتے۔ لہذا اتنا زیادہ تعریفوں کی وجہ سے
امریکہ نے ان کو خبردار کیا کہ ہماری اتنی تعریف نہ
کیا کر۔

اس طرح جو گندم خواجہ ناظم الدین کو نہیں ملی، اب
اس کے دور کے حکومت میں امریکہ نے کراچی کے راستے بھیجی
اور اس کو راتے سیلئے اونٹوں سے کام لیا۔ اور پیراونٹ کے
گلے میں ایک پلیٹ سا لٹکائی جس پر لکھا تھا۔ شکریہ پیارے
دوست امریکہ۔

بوگرا فارمولا:-
پاکستان میں چونکہ آئین اب تک نہ بنا تھا۔ تو محمد علی
بوگرا نے ایک حل پیش کیا۔ جس کو بوگرا فارمولا کہا جاتا ہے۔
یہ فارمولا انہوں نے ستمبر 1954ء میں پیش کیا تھا۔

پارلیمنٹ کے دو حصے ہونگے
1- سینٹ اور قومی اسمبلی
(a) مشرقی پاکستان کے ممبروں کی تعداد سینٹ میں = 165
قومی اسمبلی میں ممبروں کی تعداد = 10.

مغربی پاکستان:-
سینٹ میں نمائندوں کی تعداد = 135
قومی اسمبلی میں نمائندوں کی تعداد = 40

اہمیت:-
یہ فارمولا اس وجہ سے مشہور ہے کہ دونوں حصوں کا
ذکر اس میں موجود ہے اور دونوں اس فارمولے پر راضی
تھے۔

ISLAMIA COLLEGE, PESHAWAR

Shift

Name: .... Subject: .... Examiner's Award: ....

Class & Class No: .... Date: .... Signature: ....

آئینی اسمبلی کی تحلیل۔

تاریخ :- 24 اکتوبر 1954ء

اسمبلی نے یہ قانون پاس کیا کہ گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی کی جائے یعنی ان سے یہ اختیار لیا جائے کہ وہ کابینہ اور اسمبلی کو تحلیل اور معطل کر سکے۔ جس کے نتیجے میں گورنر جنرل غلام محمد نے تمام کابینہ اور اسمبلی کو 24 اکتوبر 1954ء کو معطل کیا۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین نے سندھ ہائی کورٹ میں گورنر جنرل کے اس عمل کے خلاف ایک قرارداد چیلنج کیا۔

سندھ ہائی کورٹ کا فیصلہ:-

سندھ ہائی کورٹ نے ایک قانون جو 1949ء میں بنا تھا جس کے مطابق گورنر جنرل کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اسمبلی کو توڑے۔ لہذا ان کو دوبارہ اسمبلی قائم کرنے کی اجازت دے دی۔ مگر جنرل غلام محمد نے اس کو سپریم کورٹ میں ان کا فیصلہ چیلنج کیا۔

Scanned by CamScanner

سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ سنایا کہ چونکہ 1949ء میں
جو قانون پاس کیا تھا۔ اس پر گورنر جنرل کے دستخط نہیں
تھے لہذا وہ عمل کے قابل نہیں ہے۔ اور اس وقت چیف
جسٹس منیر نے غلام محمد کو ضرورت کے تحت اسمبلی توڑنے
کی اجازت دی۔
جو اس وقت سے لے کر اب تک یعنی 2010ء تک
آرمی چیف اسمبلی کو توڑ سکتے تھے۔ لیکن پھر چیف
جسٹس افتخار حسین نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر کوئی آرمی چیف
اسطرح کرے گا تو ان کو پھانسی دی جائے اور جن ججوں نے اس پر
دستخط کیں تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔

← ایوب خان نے 1958 میں اسمبلی کو توڑا تھا اور
1960ء تک ملک میں مارشل لاء لگایا۔

(ب) اس طرح جنرل ضیاء الحق نے 1977ء میں ملک میں
مارشل لاء لگایا تھا جو 1980ء تک تھا۔

(ج) پرویز مشرف نے 1999ء ملک میں مارشل لگایا تھا۔
جو 2007ء تک کا تھا۔

Scanned by CamScanner

1956ء کے آئین کی خصوصیات:

اس آئین 1956ء کا آئین ملک کا پہلا آئین ہے۔ اس آئین کی منظوری آئین ساز اسمبلی نے 29 فروری 1956ء کو دی۔ گورنر جنرل نے دو مارچ 1956ء کو اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے اور یوں 23 مارچ 1956ء کو پاکستان کا پہلا آئین ملک میں نافذ ہوا۔

خصوصیات:

1۔ تحریری آئین:

1956ء کا آئین تحریری ہے جس میں 234 دفعات اور چھ ضمیموں پر مشتمل ہے۔ اگرچہ دوسرے ممالک میں کچھ کے غیر تحریری بھی ہے جیسے انگلستان کا۔ لیکن وہ اس پر اس لئے عمل کرتے ہیں کیونکہ ان کے یہی آئین بنتے سو سال سے زیادہ سال ہوئے ہیں اب وہ ان کا روایات بن گئے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہے۔

2۔ وفاقی پارلیمانی حکومت:

1956ء کی آئین کی نفاذ سے ملک میں رائج گورنر جنرل شپ ختم ہوگئی۔ اب ملک میں پارلیمانی نظام قائم ہو گیا۔ جس میں سارے اختیار

پارلیمنٹ کے پاس ہوتے ہیں اور پارلیمنٹ کے سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے۔ وزیراعظم اس پارٹی سے ہوتا ہے جس نے انتخابات میں زیادہ سیٹیں جیتی ہو۔ وزیراعظم اور اس کے وزراء کو پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ اور اس پارلیمنٹ کو عوام منتخب کرتے ہیں

وزیراعظم کو کسی بھی طریقے سے ہٹا نہیں جاتا لیکن

غیر لچکدار آئین۔

1956ء کا آئین غیر لچکدار تھا۔ کیونکہ اس میں باآسانی ترمیم اور ردو بدل نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس میں ترمیم کیلئے نیشنل اسمبلی کے دو تہائی اراکین کی حمایت کی شرط رکھی گئی۔

ایک ایوانی وفاقی مقننہ کی تشکیل۔

1956ء کی آئین سے ملک میں ایک ایوانی وفاقی مقننہ کی تشکیل دی گئی یعنی نیشنل اسمبلی۔ نیشنل اسمبلی کے کل 300 نشستیں تھیں۔

مغربی پاکستان = 150 نشستیں۔

مشرقی پاکستان = 150۔

ان کے 10 میں عورتوں کیلئے دونوں حصوں میں

...MIA COLLEGE, PESHAWAR

Shift

Name: .... Subject: .... Examiner's Award: ....

Class & Class No: .... Date: .... Signature: ....

دس دس۔ نشستیں عورتوں کیلئے مخصوص نہیں۔

۔ آزاد عدلیہ:۔
عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔ اس کا مطلب کہ قانون کی نظر میں سب برابر۔ عدلیہ جو بھی فیصلہ کرے گی وہ سب کو قابل قبول ہوگا۔

۔ قرارداد مقاصد:۔
قرارداد مقاصد کو اس آئین کے ابتداء میں جگہ دے دی گئی۔

~~صدارتی نظام~~:۔
اس آئین میں صوبوں کو خودمختاری دی گئی۔ وہ اپنے معاملے میں آزاد ہوگی۔

صوبائی حکومتیں اور مجالس قانون ساز:۔
1956ء کے آئین کی تحت ہر صوبے کیلئے ایک گورنر کا عہدہ بدستور برقرار رکھا گیا۔ جس کو صدر منتخب کرتا ہے۔ صوبائی حکومت کے سربراہ (وزیراعلیٰ) اور اسکے کابینہ میں شامل دیگر ارکان صوبائی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہونگے۔

Scanned by CamScanner

۔ دستور ۱۹۵۶ء کے شق نمبر 198 میں صراحت کی گئی کہ ملک میں قرآن و سنت کے منافی کوئی آئین نہیں بنے گی۔

1973 کا آئین:

1973ء کا آئین ملک کا تیسرا اور موجودہ آئین ہے۔ سانحہ مشرقی پاکستان کے دو سال بعد 25 ممبران پر مشتمل ایک آئینی کمیٹی نے آئین کا مسودہ تیار کیا جسے قومی اسمبلی نے بحث اور ضروری کاروائی کے بعد کچھ ترامیم کے ساتھ 10 اپریل 1973ء کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اور دو دن بعد 12 اپریل 1973ء کو صدر نے بھی اس پر دستخط کر دیئے۔ اور 14 اگست 1973ء کو اس پر عمل درآمد شروع ہو گئی۔

۔ خصوصیات:

۱۔ تحریری:

1973ء کی آئین بھی 1956ء کی آئین کی طرح تحریری ہے۔ جو کہ 280 دفعات اور سات ضمیموں پر مشتمل ہے۔

۲۔ متفقہ آئین:

اس آئین کی منظوری پاکستان کے تمام سیاسی پارٹیوں نے منظور کی تھی۔ اس وجہ سے یہ آئین متفقہ ہے

پارلیمانی نظام:- اس آئین کی رو سے سارے اختیارات پارلیمنٹ یعنی وزیراعظم اور اس کے کابینہ کے پاس ہونگے۔ اس آئین نے جمہوریت کے پاؤں مضبوط کیں اور وزیراعظم اور اس کے کابینہ کو پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ کردیا۔ لیکن افسوس 1985ء میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے صدر کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ پارلیمنٹ اور کابینہ کو معطل یعنی تحلیل کرسکتی ہے۔
جس کو آرٹیکل 58 2b کہا جاتا ہے۔ جس کو استعمال کرکے جنرل ضیاء الحق نے کابینہ کو تحلیل کیا تھا۔
1997ء میں دوبارہ اس آٹھویں ترمیم کو ختم کیا
2002ء میں پھر مشرف نے L.F.O کے ذریعے آرٹیکل 58 2b کو سترویں (17) ترمیم کے ذریعے سے شامل کی۔
اور اس آرٹیکل 58 2b کے ذریعے سے وزیراعظم ظفر اللہ جمالی اور شجاعت کو ختم کیا تھا۔

دو ایوانی مقننہ کی ابتداء:-
اس آئین نے ملک میں دو ایوانی مقننہ متعارف کروایا۔ ایوان زیریں کو نیشنل اسمبلی اور ایوان بالا کو سینٹ کہا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ایوان زیریں (قومی اسمبلی):-

کل ممبران = 217

مسلم سیٹیں = 207

غیر مسلم کیلئے = 10

ایوان بالا (سینیٹ):-

کل ممبران = 87

آئین کے مطابق ہر صوبائی اسمبلی 19 سینیٹرز کا انتخاب کرتی ہے ان 19 نشستوں میں 5 علماء کیلئے مختص ہوتی ہے۔

غیر لچکدار آئین:-

یہ آئین بھی غیر لچکدار ہے اور اس میں ترمیم کرنے کیلئے نیشنل اسمبلی کے دو تہائی اراکین کی حمایت ضروری ہے

← ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

← اسلام سرکاری مذہب

← صدر اور وزیر اعظم اور دوسرے اراکین اور وزراء = مسلمان۔

← قادیانی ← غیر مسلم قرار دیا گیا۔

← اسلام کے قوانین کے خلاف کوئی بھی آئین نہیں بنے گا

← سود کا خاتمہ۔

Scanned by CamScanner

17 ویں ترمیم :- 2002ء

یہ ترمیم مشرف کے دور میں پاس ہوئی۔ جن کے نقات درج ذیل ہیں۔

نقات :-

58 2b آرٹیکل کو دوبارہ منظور اور قابل عمل کیا۔ اس آرٹیکل سے صدر کو سارے اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور وہ اس اسمبلی کو تحلیل بھی کر سکتا ہے۔

← اب صدر ملک کا چیف ایگزیکٹو ہوگا۔

← اس طرح اگر کوئی سیاستدان دو دفعہ منتخب ہوا ہے تو وہ تیسری دفعہ انتخابات کیلئے امیدوار نہیں ہو سکتا۔ اور تیسری دفعہ کیلئے وہ نااہل قرار ہونگے۔

← نیشنل اسمبلی میں سیٹوں کی تعداد 342 رکھی گئی۔

← 33 فیصد سیٹیں نیشنل اسمبلی میں خواتین کیلئے مخصوص کردی گئی۔

← تعلیم کو عوامی نمائندوں کیلئے لازمی قرار دی گئی۔

← جو ناظم یا نائب ناظم ہوگا وہ صدر کو جوابدہ ہوگا۔ یا وزراء صدر کے حکم کے مطابق کام کریگے۔

← صدر پرویز مشرف دسمبر 2004ء سے اپنی وردی

Scanned by CamScanner

اتار گئے۔ کیونکہ وہ تب وقت صدر پاکستان بھی تھا اور چیف آف آرمی سٹاف بھی۔

لیکن جب اسمبلی سے یہ بل پاس ہوا تو یہ آخری پوائنٹ اس میں نہیں تھا۔

18th ویں ترمیم:

یہ ترمیم سارے سیاسی پارٹیوں نے پاس کی۔
یہ بل 2010ء اس میں پاس ہوئی۔

اہم نکات:

۱۔ آرٹیکل 58₂b کو ختم کیا۔ یعنی صدر سے وہ تمام اختیارات لیں گئیں جن سے جمہوریت کو خطرہ تھا۔
← تمام اہم اختیارات وزیر اعظم کے پاس رہیں گے۔
← اب وزیر اعظم ملک کا چیف ایگزیکٹو ہوگا۔ یعنی اب وزیر اعظم ملک کا بھاگ دوڑ سنبھالے گا۔
← کسی بھی وزیر اعظم یا وزراء کو بلاوجہ معطل نہیں کیا جا سکتا۔
← تعلیم کو عوامی نمائندوں سے استثناء کیا گیا۔

Scanned by CamScanner

← صوبوں کو زیادہ اختیارات دئیں گئیں
← صوبہ 50 میگاواٹ تک کا بجلی بنا سکتی ہے وفاق کے بغیر۔
← صوبہ سرحد کا نام تبدیل کر کے خیبر پختونخواں رکھا گیا
← کسی جج کو منتخب کرنے کیلئے دو کمیشیاں تشکیل دی گئیں

۱۔ جیوڈیشنل کمیٹی :-
اس کمیٹی میں ۳ جج اور ۴ گورنمنٹ ممبرز ہونگے

۲۔ پارلیمانی کمیٹی :-
اس میں ۴ گورنمنٹ اور ۴ حزب اختلاف کے ممبرز ہونگے۔

← 19 ویں ترمیم :-
یہ ترمیم 2011ء میں قومی اسمبلی سے پاس ہوا۔

اس میں کسی جج کو ہائی کورٹ میں منتخب کرنے کا جو طریقہ بنایا تھا۔ اس میں تھوڑی تبدیلی کی گئی وہی دو کمیشیاں ہونگی لیکن ممبرز کی تعداد میں فرق رکھا گیا۔

Scanned by CamScanner

Name: ....
Class & Class No: .... Date: .... Signature: ....

جیوڈیشنل کمیشن :

۶ ج + ۴ گورنمنٹ ممبرز .

پارلیمانی کمیشن

۴ گورنمنٹ ممبرز اور ۴ حزب اختلاف کے ممبرز

طریقہ کار :

جیوڈیشنل کمیشن اگر کسی نام یا ناموں کو منتخب کرے تو وہ نام / ناموں کو پارلیمانی کمیشن کے پاس بھیجے گا .

اگر پارلیمانی کمیشن نے اس کو نامنظور کیا تو اس کی وجہ بھی بتانی ہو گی کہ کیوں نامنظور کیا .
اب پارلیمانی ممبرز کے کمیشن کے پاس اختیارات ہوتے ہیں کہ وہ اسے منظور کرے یا نامنظور کرے .

اگر نامنظور کیا اور کوئی وجہ بھی نہ بتائی تو پھر جوڈیشنل کمیشن کو اختیار ~~کو یہ اس~~ حاصل ہے کہ وہ ان ناموں کو وزیراعظم کے پاس بھیجے اور وزیراعظم کی ہدایت پر صدر اس کو منظور کرے .

Scanned by CamScanner

خارجہ پالیسی:

ایک ملک دوسرے ممالک سے تعلقات بنانے کیلئے جو پالیسی بناتی ہے۔ اسے خارجہ پالیسی کہا جاتا ہے۔

خارجہ پالیسی کن چیزوں پر نظر انداز ہوتی ہے:

۱۔ جغرافیائی:

یعنی اگر آپکے ملک کے ارد گرد آپکے دشمن ہونگے تو آپ ایسے خارجہ پالیسی بنائے گے کہ ساروں سے اچھے تعلقات بھی ہو اور اندر سے ان کو نقصان بھی پہنچائے۔

۲۔ سیکورٹی:

ہم اس وجہ سے دوسرے ممالک سے تعلقات بناتے ہیں کیونکہ ہمارا مسئلہ سیکورٹی کا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ان سے اسلحہ خریدے اس طرح دوسری ساز و سامان خریدے۔ یہ اس وقت ممکن ہوگا جب ہمارے ان کے ساتھ اچھے تعلقات ہونگے

۳۔ آبادی:

اس طرح اگر آبادی زیادہ ہو تو ان کیلئے خوراک کی ضرورت پوری کرنے کیلئے ہم دوسرے ممالک سے خوراک خرید

Scanned by CamScanner

پیدا
جو چیز زیادہ فروخت ہوتی ہے ان پر فروخت کرتے ہیں۔
ہوتے ہیں اور ان کو اپنے ملک میں

ٹیکنالوجی :-
یعنی ہمارے ملک میں ٹیکنالوجی کی کمی ہے اگر ان ممالک میں ذرائع بہت ہیں۔ اس وجہ سے ہم مجبور ہے کہ ہم ان ممالک سے تعلقات بنائے جو اس شعبے میں ہماری مدد کرے۔

نظریہ :-
اس طرح جن ممالک کا نظریہ ایک دوسرے سے یکساں ہوتی ہے۔ ان کے درمیان تعلقات بھی مضبوط ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner